OPEN ACCESS
Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia Research Journal (TUIRJ)
www.tadabburjournal.com
Peer Reviewed Journal
ISSN (print):
ISSN (online):

Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia (TUIRJ)
Volume: 1, Issue2: July 2020

کرنسی کی آن تجارت کی شرعی حیثیت

Currency Status of online Currency Trading

Published:
01-07-2020
Accepted:
15-05-2020
Received:
12-4-2020

محمد شاہد نعیم (ایم ایس شریعہ)
پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی
ڈین فیکلٹی آف عریبک اینڈ اسلامک سٹڈیز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

Abstract:

In the early human history mankind did not even know the names of currencies, commodities were exchanged for goods or services for transactions. Gradually various valuables came to be used as currency. Coins of various denominations have even become popular. The conversion of previously used metal currencies into paper currency and then the introduction of electronic currency using modern technology. This is one of the great wonders of human history but this change has created many problems. Just as the modern age has developed the global economy, so too has the pattern of change in the economic order changed. This is leading to a trend of online trading of currencies. Now you can make a profit by pressing your fingers on your smartphone in just a few seconds while sitting.

If you want to use ancient jurisprudential manuscripts in exchanging currencies, it will be useful to study the rules of sale only. The trend of virtual currency (digital currency) is increasing in the global market. Online trading of currency is of great importance in the global economic system. While Islamic law provides guidance in other matters in view of modern requirements, it also provides guidance in this matter. The article is also a link in the same chain, in which the online buying and selling of currencies has been examined on the principles of Shariah.

Key Words: Shariah, jurisprudential manuscripts, Gradually various, Currency.

اس میں دو طرح کی تجارتیں پائی جاتی ہیں:

الف۔ فاریکس ٹریڈنگ ب۔ کرپٹو کرنسی

(الف)۔ فاریکس ٹریڈنگ

فاریکس انگریزی کے لفظ "فارن ایکس چینج" کا مخفف ہے اور ٹریڈنگ کا معنی ہے تجارت۔ یہ ایک ایسی تجارت ہے جس میں ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت ہوتی ہے۔ ایک ملک کی کرنسی کی شرح دوسرے ملک کی کرنسی سے مختلف ہوتی ہے جس میں اتار چڑھاؤ بھی ہوتا رہتا ہے۔ خرید و فروخت آن لائن ہونے کی وجہ سے ٹریڈر (تاجر) کو کرنسی کی شرح معلوم ہوتی رہتی ہے اور وہ اس سے نفع کماتا رہتا ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ ٹریڈر کرنسی کے صرف شیئرز خریدتا ہے کرنسی کا مالک نہیں ہوتا ہے۔ اس میں کرنسی کے علاوہ سونا، تیل وغیرہ کی بھی تجارت ہوتی ہے۔ سونے اور تیل کی یو ایس ڈالر میں قیمت نکال کر یو ایس کرنسی کو دوسری کرنسی سے فروخت کیا جاتا ہے۔ آن لائن سونا چاندی کی خرید و فروخت میں سونا چاندی کا بائع کی ملکیت میں ہونا ضروری نہیں ہے۔[1]

خلاصہ یہ کہ آن لائن فاریکس ٹریڈنگ تین طرح کی بیوع کا کاروبار ہے:

(1)۔ ایک ملک کی کرنسی کی بیع دوسرے ملک کی کرنسی سے

(2)۔ ایک ملک کے سونے کی بیع کسی بھی کرنسی سے

(3)۔ ایک ملک کے تیل کی بیع کسی بھی کرنسی سے

کرنسی کی آن لائن تجارت میں بیع قبل القبض کی شرعی حیثیت

ان کرنسیوں میں مختلف ممالک کی کرنسیاں شامل ہیں حتیٰ کہ کرپٹو کرنسیاں بھی اس تجارت کا حصہ بن چکی ہیں قطع نظر اس کے کہ ان کا لین دین شرعی اور قانونی طور پر کیا حیثیت رکھتا ہے؟ لہٰذا کرنسی کی آن لائن تجارت اور بیع قبل القبض کی صورتوں کے حوالہ سے تین نظریات ہیں:

پہلا نظریہ:

مختلف جنس کی کرنسیوں کے تبادلے میں تفاضل بھی جائز ہے، کیونکہ عاقدین میں سے ہر ایک کی متعلقہ کرنسی اس کے اکاؤنٹ میں درج ہو گی جو حکمی قبضہ ہے لہٰذا کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب مختلف ممالک کی کرنساں مختلف الاجناس ہو گئیں تو ان کے درمیان کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔ لہٰذا ایک ریال کا تبادلہ ایک روپیہ سے بھی کرنا جائز ہے، پانچ روپیہ سے بھی جائز ہے کیونکہ امام اعظم اور ان کے اصحاب رحمھم اللہ کے نزدیک ایک فلس کا دو فلسوں سے تبادلہ اس لیے ناجائز تھا کہ وہ سکے آپس میں بالکل برابر اور ہم مثل تھے جس کی بنا پر تبادلہ کے وقت ایک سکہ بغیر عوض کے خالی رہ جاتا تھا۔ لیکن مختلف ممالک کی کرنساں مختلف الاجناس ہونے کی بنا پر ہم مثل اور برابر نہ رہیں اس لیے ان کے درمیان کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ کے وقت کرنسی کا کوئی حصہ خالی عن العوض نہیں کہا جائے گا۔ اور جب خالی عن العوض نہیں تو کمی زیادتی کے ساتھ تبادلہ

جائز ہے۔ یہ تجارت ایجنٹ کے توسط سے انجام پاتی ہے جو کہ تاجر کا وکیل اور ایک طرح کا دلال ہوتا ہے۔ اور وکیل اور دلال کے توسط سے ہونے والی بیع وشرا شرعاً درست ہوتی ہے۔[2]

رہا نقصانات کا اندیشہ تو رجسٹرڈ اور مشہور انٹرنیشنل فاریکس بروکر کے پاس اکاؤنٹ کھولنے اور عمدہ کمپیوٹر اور تیز رفتار انٹرنیٹ کنیکشن حاصل ہونے سے نفع کا غالب گمان ہو تو نقصان کا محض وہم اس کے جواز سے مانع نہیں۔ جبکہ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ مسئلے میں حقیقی غرر و قمار نہیں بلکہ معنی غرر و شبہۂ قمار ہے جو مخصوص افراد یعنی غیر مجرب و غیر ماہر کے لیے ثابت ہے۔ لہٰذا اس بیع کا بطلان انھی مخصوص افراد کے لیے ہوگا۔ رہے تجربہ کار ماہر حضرات تو ان کے حق میں اس معنی غرر و شبہۂ قمار کا تحقق نہیں۔ اس لیے ان کے لیے ایسی خرید و فروخت باطل نہیں۔[3]

جب اکاؤنٹ میں اندراج قبضہ ہوا تو ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے خریدنا، بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ بیع صرف نہیں، لہٰذا بدلین کا تقابض فی المجلس ضرور نہیں، احد البدلین پر قبضہ کافی ہے اور مختلف جنس کی کرنسیوں کے تبادلے میں تفاضل بھی جائز ہے، کیونکہ عاقدین میں سے ہر ایک کی متعلقہ کرنسی اس کے اکاؤنٹ میں درج ہوگی جو حکمی قبضہ ہے لہٰذا کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ "بیع صرف" نہیں، لہٰذا تقابض بدلین ضروری نہیں، احد البدلین پر قبضہ کافی ہے اور یہاں قبضہ پایا جا رہا ہے، کیونکہ اکاؤنٹ ہولڈر کے کھاتے میں رقم درج ہوتی ہے جس پر وہ مالکانہ تصرف کا حق رکھتا ہے۔ لہٰذا اکاؤنٹ میں رقم کا اندراج قبضۂ حکمی ہے تو کرنسی کی بیع در بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہدایہ میں ہے:

"و من اشتری شیئاً ینقل و یحول لم یجز بیعه حتی یقبضه (**لأنه ﷺ نهٰی عن بیع ما لم یقبض**) و لأن فیه غرر انفساخ العقد علی اعتبار الهلاك۔"[4]

ترجمہ: اور جس نے کوئی ایسی شے خریدی جسے نقل کیا جا سکے اور تحویل میں بھی لیا جا سکے تو اس کی بیع قبل القبض جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مالم یقبض سے منع فرمایا ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں ہلاکت کی وجہ سے عقد فسخ ہونے کا غرر پایا جا رہا ہے۔

دوسرا نظریہ:

آج کے زمانے میں تمام ممالک کی کرنسیاں ثمن اصطلاحی ہیں اس لیے ان کی خرید و فروخت بیع صرف نہیں، بلکہ بیع النوط بالنوط ہے۔ لہٰذا اس بیع کی صحت کے لیے تقابض بدلین ضروری نہیں بلکہ ایک جانب سے قبضہ بھی کافی ہے۔ اور یہاں پہلی خرید و فروخت میں کرنسی کی بیع اس کے اصل مالک و قابض کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔ اس بیع کے بیع صرف نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ثمن کی بیع ثمن سے ہو تو اس سے مراد ثمن عرفی نہیں بلکہ ثمن خلقی ہے اور نوٹ ثمن اصطلاحی ہے۔ لہٰذا اس عقد کی صحت کے لیے تقابض بدلین ضروری نہیں بلکہ ایک طرف سے بھی قبضہ کافی ہے۔

البتہ یہ اجازت صرف اس میدان کے ماہرین کے لیے ہے بشرطیکہ نفع کا حصول مظنون ہو۔ رہے غیر ماہرین تو ان کے لیے یہ بیع ناجائز ہے کہ ان کے حق میں اس بیع میں معنیٔ غرر اور شبہۂ قمار کا تحقق ہے اور ان کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ایک ملک کی کرنسی کے بدلے دوسرے ملک کی کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت میں ناتجربہ کار انسان

کے لیے ہمہ دم خطرہ ہی خطرہ ہے جو غرر اور دھوکا اور معنیٔ قمار پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے۔ غرر تو اس لیے ہے کہ حصول نفع کے لیے جو کام کر رہا ہے خود اس کے حق میں بوجہ ناتجربہ کاری حصول نفع مخفی ہے کہ اسے معلوم ہی نہیں کہ ذرائع نفع کیا ہیں؟ کیونکہ بقول مبسوط غرر اسے کہتے ہیں جس کا انجام پوشیدہ ہو اور بیع غرر سے حدیث شریف میں روکا گیا ہے۔ علت منع یہ ہے کہ معلوم نہیں مقصد کا حصول بھی ہو گا یا نہیں۔ غیر ماہر ناتجربہ کار کے لیے عدم حصول نفع اکثر وقوع پذیر ہے۔ لہٰذا ایسوں کے لیے یہ بیع باطل ہے۔[5]

البتہ جہاں تک اس بیع میں قبضہ کی بات ہے تو اس حوالے سے درج ذیل باتیں قابل غور ہیں:

اولاً: اگرچہ قبضۂ حقیقی نہیں ہے مگر قبضۂ حکمی سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اکاؤنٹ ہولڈر کے کھاتے میں رقم درج ہوتی ہے جس پر اسے مالکانہ تصرف کا اختیار ہوتا ہے اور جواز بیع کے لیے اس طرح کا قبضہ بھی کافی ہے۔

ثانیاً: انفساخ عقد کا اندیشہ وہاں ہوتا ہے جہاں مبیع ذاتی طور پر متعین ہو۔ اور یہاں مبیع کرنسی ہے جو ذاتی طور پر متعین نہیں۔ ملک کی کرنسی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے کسی فرد معین کے ہلاک ہونے سے فسخ عقد کا دھوکا بالکل بھی نہیں ہے اس لیے بعد کی بیع در بیع بھی جائز ہو گی۔ البتہ یہ اجازت صرف اس میدان کے ماہرین کے لیے ہے بشر طیکہ نفع کا حصول مظنون ہو۔ رہے غیر ماہرین تو ان کے لیے یہ بیع ناجائز ہے کہ ان کے حق میں اس بیع میں معنیٔ غرر اور شبہ قمار کا تحقق ہے اور ان کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

ثالثاً: یہاں پہلی بیع جو بیع کے مالک و قابض کی جانب سے ہوتی ہے اس میں بیع پر حقیقۃً قبضہ متحقق ہے۔ اور اس کے بعد کے عقود بیع در بیع میں اگرچہ حقیقۃً قبضہ نہیں پایا جاتا مگر خریدار کو اس پر مالکانہ تصرف حاصل ہو جانے کی وجہ سے شے بیع حکماً مقبوض کے درجے میں آجاتی ہے۔ اور جواز بیع کے لیے اس طرح کا قبضہ بھی کافی ہے۔ غرر انفساخ عقد جس کی وجہ سے بعد کی بیع در بیع ناجائز ہو جا رہی ہے وہ یہاں متحقق نہیں ہے کہ بیع کی ذات اس قسم کی بیوع میں متعین نہیں ہوتی، ملک کی کرنسی ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے، کسی فرد معین کے ہلاک ہونے سے فسخ عقد کا دھوکا نہیں ہے۔[6]

تیسرا نظریہ:

ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی سے آن لائن خریدنا بیچنا ناجائز ہے۔ اور جواز کا کوئی حیلہ تلاش کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ بعض حضرات کو یہ اشتباہ ہوا کہ آیا فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کے شیئرز خریدے اور بیچے جاتے ہیں یا کرنسی کے بدلے کرنسی خریدی اور بیچی جاتی ہے؟ لیکن دونوں صورتوں میں یہ خرید و فروخت ناجائز ہی ہے۔ اس کے عدم جواز کی صورتیں درج ذیل ہیں:

پہلی صورت:

میں اس لیے کہ شیئرز نہ مال ہیں، نہ ان کی کوئی قیمت بلکہ وہ شے معدوم ہیں اور معدوم چیز کی بیع، بیع باطل ہوتی ہے جو کہ ناجائز ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے:

"معدوم کی بیع باطل ہے مثلاً دو منزلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا ایک کا نیچے والا تھا دوسرے کا اوپر والا، وہ گر گیا، یا صرف بالا خانہ گرا، بالا خانہ والے نے گرنے کے بعد بالا خانہ بیع کیا یہ بیع باطل ہے کہ جب وہ چیز ہی نہیں بیع کس چیز کی ہوگی اور اگر بیع سے مراد اس حق کو بیچنا ہے کہ مکان کے اوپر اس کو مکان بنانے کا حق تھا یہ بھی باطل ہے کہ بیع مال کی ہوتی ہے اور یہ محض ایک حق ہے مال نہیں اور اگر بالا خانہ موجود ہے تو اس کی بیع ہو سکتی ہے۔"[7]

دوسری صورت:

یہ ہے کہ اس میں غش وضرر وغبن فاحش پایا جاتا ہے کیونکہ اس بیع میں لوگوں کو سبز باغ دکھایا جاتا ہے جیسا کہ سوال نامہ میں بتایا گیا ہے۔ اس میں ربا بھی ہے، ضرر وغرر اور غبن فاحش بھی، روح قمار بھی اور کمیشن خوری اور دلالی بھی۔ معلومات کے مطابق فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کی بیع کرنسی سے نہیں ہوتی بلکہ کرنسیوں کے صرف شیئرز خریدے اور بیچے جاتے ہیں اور کرنسیوں کے شیئرز نہ مال ہیں اور نہ ان کی کوئی قیمت اور نہ ہی وہ موجود۔ بلکہ وہ فرضی اور معدوم شے ہیں۔ اور مبیع بننے کے لیے ضروری ہے کہ مال ہو اور متقوم بھی ہو تبھی اس کی بیع جائز ہوتی ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار میں ہے:

"و بطل بيع ما ليس في ملكه لبطلان بيع المعدوم؛ إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه-"[8]

ترجمہ: ایسی چیز کی بیع کرنا جو بائع کی ملکیت میں نہ ہو تو معدوم کی بیع کے بطلان کی وجہ سے وہ بیع باطل ہے، جب معقود علیہ چیز سے متعلق یہ شرط ہو کہ وہ موجود ہو اور مال متقوم ہو، فی نفسہ بائع کی ملکیت میں ہو۔

تیسری صورت:

میں اس لیے کہ یہ بیع بالشرط بھی ہے، یعنی اس میں ایسی شرطیں لگائی گئی ہیں جو تقاضائے عقد کے خلاف ہیں۔ مثلاً:

(1) بروکر سے قرض لیں۔ یہ وہ رقم ہوتی ہے جو بروکر ٹریڈر کے اکاؤنٹ میں موجود اس کی رقم میں ملا کر اسے بڑا کر دیتا ہے۔ اس کو لیوریج کہا جاتا ہے۔ یہ رقم بروکر لازماً ملاتا ہے ورنہ وہ ٹریڈر کو اپنے پلیٹ فارم سے اجازت نہیں دیتا۔

(2) اسی طرح عہد ومیثاق خریدنا سے لاٹ کہتے ہیں۔ عہد ومیثاق کوئی مال نہیں مگر یہودی نصرانی ذہنیت کی پیداوار اس تجارت میں ٹریڈر پر اسے بھی خریدنا لازم کر دیا گیا ہے۔

(3) یہ شرط بھی کہ بروکر ٹریڈر کی دلالی کرے گا اور اس پر اس سے اجرت لے گا۔

کم از کم یہ تین شرطیں لازمی ہوتی ہیں جو ظاہر ہیں۔ ممکن ہے کچھ اور بھی شرطیں ہوں جن کو ظاہر نہ کیا گیا ہو۔ اور یہ بات تو فقہ کے مسلمات میں سے ہے کہ ہر وہ شرط جو تقاضائے عقد کے خلاف ہو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔[9]

چوتھی صورت:

یہ ہے کہ یہ طمع وقمار کا معاملہ ہے کیونکہ اس میں لوگوں کو طمع کے جال میں پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔ اس لیے کہ کوئی ضروری نہیں کہ اشتہارات میں دی گئی معلومات کے مطابق کاروبار کرنے میں کامیابی ملے۔ ہو سکتا ہے کہ ناکام رہے کیونکہ فاریکس دراصل Sellers اور Buyers کے درمیان ایک لڑائی ہوتی ہے۔ اگر Seller جیت جائیں تو قیمتیں نیچے آتی ہیں اور اگر Buyer جیت جائیں تو قیمتیں اوپر جاتی ہیں۔ پھر ٹریڈنگ کے دوران کینڈل (Candle) کی جو اشکال سامنے آتی ہیں انھیں اشکال سے پرائس کے مستقبل قریب کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

پانچویں صورت:

فاریکس ٹریڈنگ کے لیے جس بروکر کے پلیٹ فارم سے ٹریڈنگ (تجارت) ہوتی ہے وہ بروکر بطور قرض اپنا پیسہ ٹریڈر کو دیتا ہے اور اس پر بہر حال نفع لیتا ہے۔ خواہ ٹریڈنگ نفع میں ہو یا نقصان میں ہو۔ یہ مسلم الثبوت حکم ہے کہ "کل قرض جرّ نفعاً فهو ربا"۔ جو قرض نفع کھینچ لائے وہ سود ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ غش، تدلیس، ضرر اور اموال کے ضرار پر مبنی ہے۔ فاریکس ٹریڈنگ کے دائرۂ کار میں آنے والے خسارہ اور بوار سے بچ نہیں سکتے۔ فاریکس ٹریڈنگ میں کمیشن خوری و دلالی بھی ہے۔ بروکر کے پلیٹ فارم کے بغیر چونکہ کوئی ٹریڈر ٹریڈنگ نہیں کر سکتا اس لیے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بروکر ٹریڈر سے کمیشن وصول کرتا ہے بلکہ کمیشن وصول کرتا رہتا ہے۔ یہ کمیشن دلالی کے عوض لیتا ہے مگر مجہول ہوتا ہے اور غالباً فی صد پر جو ممنوع وناجائز ہے۔ مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

"دلال کو روپے دیے کہ اس کی میرے لیے چیز خرید دو اور چیز کا نام نہیں لیا اگر وہ کسی خاص چیز کی دلالی کرتا ہو تو وہی چیز مراد ہے ورنہ توکیل (وکیل بنانا) فاسد ہے۔"10

چھٹی صورت:

فاریکس میں کوئی چیز سو فی صد نہیں ہوتی بلکہ اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ نیز شاتر (چالاک) فراڈیے بھی فاریکس میں سرگرم عمل ہو جاتے ہیں جو مختلف ذرائع سے نو واردوں کو لوٹنے اور دھوکا دینے کے لیے نئے نئے حربے استعمال کرتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ یہ بیع لوگوں کو طمع دلا کر فاریکس کے جال میں پھنسانے اور حصول زر و تملک زر کی امید موہوم پر اپنا نصیب آزمانے کے لیے ہے۔ تو یہ امر موہوم پر ملک زر کو معلق کرنا ہے، اسی کا نام قمار ہے۔ اسی بنیاد پر زمانۂ جاہلیت کی بیوع، منابذہ، ملامسہ اور القاء الحجر کو فقہائے کرام نے فاسد و حرام قرار دیا۔ اور اسی بنا پر وہ تمام عقود حرام قرار پائے جن میں "تعلیق الملک علی الخطر "کا مفہوم پایا جائے۔"[11]

(ب)۔ کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency)

کرپٹو کرنسیوں کو ڈیجیٹل یا ورچوئل کرنسیاں بھی کہا جاتا ہے۔ کرپٹو کرنسی کیا ہے؟ اس کی مختلف تعریقات کی گئی ہیں۔ انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کے نزدیک اس کی تعریف یوں ہے:

"VCs are digital representations of value, issued by private developers and denominated in their own unit of account." [12]

"ورچوئل کرنسیاں قیمت کا ہندسوں میں اظہار ہیں جنہیں نجی ڈویلپرز جاری کرتے ہیں اور ان کی اپنی اکائی میں ان کا اظہار ہوتا ہے۔"

یورپ کا مرکزی بینک اس کی تعریف یوں کرتا ہے:

"A virtual currency is a type of unregulated, digital money, which is issued and usually controlled by its developers, and used and accepted among the members of a specific virtual community.[13]"

ترجمہ: ورچوئل کرنسی ایک قسم کی غیر منظم، ڈیجیٹل رقم ہے، جو جاری کی جاتی ہے اور عام طور پر اس کے ڈویلپرز کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے، اور کسی مخصوص ورچوئل کمیونٹی کے ممبروں میں استعمال اور قبول کیا جاتا ہے۔

ورچوئل کرنسیوں میں چار خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1. انہیں عام افراد جاری کرتے ہیں۔
2. اشیاء کی قیمت کا پیانہ ہوتی ہے۔
3. اس کا حسی وجود نہیں ہوتا بلکہ یہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہے۔
4. اس کا استعمال برقی ذرائع اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

یہ خصوصیات استقرائی ہیں اور کسی اور چوئل کرنسی میں کسی خاصیت کی کمی یا اضافہ ممکن ہے۔ ورچوئل کرنسیاں سافٹ وئیر اور کمپیوٹر پروگرام کی مدد سے بنتی ہیں اور استعمال ہوتی ہیں۔ لفظ ورچوئل اصطلاحی لفظ ہے اور اردو میں بھی ترجمہ کرنے کے بجائے اسے "اورچوئل" ہی کہا جاتا مناسب معلوم ہوتا ہے۔[14]

ورچوئل کرنسیوں کا حکم شرعی:

کرپٹو کرنسیوں کی بیع کے لئے شرعاً مبیع و ثمن ہونے کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہٰذا ہم اس کے مبیع و ثمن ہونے کی شرائط کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

چند شرائط مبیع و ثمن کی مشترکہ شرائط ہیں جو کہ یہ ہیں:

1۔مال متقوم ہونا:

کسی بھی شے کے مبیع یا ثمن بننے کے لئے شرط اول ہے کہ وہ شے مال ہو اور وہ بھی مال متقوم ہو۔ ورچوئل / کرپٹو کرنسی کی جانب لوگ مائل ہوتے ہیں اور اسے جمع کر کے مستقبل کے لئے رکھا بھی جا سکتا ہے اور مال کی تعریف (Defination) بھی یہی ہے: "لوگ اس کی طرف مائل ہوں اور اسے ضرورت کے وقت کیلئے جمع کر کے رکھنا ممکن ہو"۔ جیسا کہ فقہ کی معتبر کتب "بحر الرائق" اور "فتاوی شامی" وغیرہ میں ہے۔[15]

آئمہ احناف کے نزدیک کسی چیز کا مال ہونا الگ شے ہے اور متقوم ہونا الگ چیز ہے۔ اگر کوئی چیز مال ہو لیکن متقوم نہ ہو تو اسے بیع میں ثمن بنانے سے بیع منعقد تو ہو جاتی ہے لیکن فاسد ہوتی ہے۔ مالکی، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک انتفاع کے قابل ہو تو مال کی تعریف میں داخل ہے۔ چنانچہ علامہ زرکشی فرماتے ہیں:

"المال ما كان منتفعاً به أي مستعداً لأن ينتفع به"[16]

ترجمہ: "مال وہ ہوتا ہے جس سے انتفاع کیا جائے لیکن وہ اس قابل ہو کہ اس سے انتفاع ہو۔"

علامہ بہوتی فرماتے ہیں:

"المال شرعا(ماییاح نفعه مطلقا) أي في كل الأحوال (أو) يباح (اقتناؤه بلاحاجة)۔"[17]

ترجمہ: "شرعاً مال وہ ہے جس کا نفع مطلقاً مباح ہو یعنی تمام احوال میں یا اس کا رکھنا حاجت کے بغیر درست ہو۔"

اصحاب الموسوعة التربية الكويتيه کہتے ہیں:

"وعبر المالكية والشافعية عن هذا الشرط بلفظ: النفع أو الانتفاع، ثم قالوا: مالانفع فيه ليس بال فلا يقابل به، أي لا تجوز المبادلة به۔"[18]

ترجمہ: مالکیہ اور شافعیہ نے اس شرط کو لفظ نفع یا انتفاع سے تعبیر کیا ہے۔ پھر کہتے ہیں: جس چیز میں نفع نہ ہو وہ مال نہیں ہے لہذا اس کے مقابل مال نہیں دیا جاسکتا، یعنی اس کے ذریے لین دین جائز نہیں ہے۔

اگر ورچوئل کرنسی کے بارے میں دیکھا جائے تو یہ اس طرح مال کی تعریف میں بھی داخل ہے کیونکہ اس کی افادیت کے پیش نظر لوگ اس کی جانب مائل بھی ہوتے ہیں اور اسے مستقبل کے لئے جمع کرنا بھی ممکن ہے نیز اس سے نفع بھی لیا جاسکتا ہے۔ لہذا یہ ثمن و مبیع کی اس شرط پہ بھی پورا اترتی ہے۔

2۔ معلوم ہونا:

کسی چیز کا ثمن و مبیع بننے کے لئے اس کا اس قدر معلوم ہونا شرط ہے کہ نزاع نہ ہو۔[19] کرپٹو کرنسی میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے چاہے اسے ثمن بنایا جائے یا مبیع دونوں صورتوں میں اس کی جنس و قدر معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً؛ ایک بٹ کوئن یا پانچ ایتھیریم وغیرہ۔[20]

3۔ ملکیت میں ہونا:

کسی چیز کے ثمن و مبیع بننے کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ چیز بائع کی اور ثمن (اگر کوئی متعین چیز ہو تو) مشتری کی ملکیت میں ہو۔[21] البتہ اگر ثمن زر ہو تو وہ متعین نہیں ہوتا بلکہ وہ مشتری کے ذمہ ہوتا ہے۔ جس چیز پر لوگوں کا بطور زر تعامل ہو تو وہ زر کہلاتی ہیں۔ کرپٹو کرنسیاں زر کی صفات سے متصف ہوتی ہیں اور متعین نہیں ہوتیں بلکہ مشتری کے ذمہ ہوتی ہیں۔ نیز کرپٹو کرنسیاں کسی نہ کسی کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہیں۔[22]

4۔ موجود ہونا:

مبیع کا بوقت بیع موجود ہونا شرط ہے یعنی وہ معدوم نہ اور نہ ہی اس کے معدوم ہونے کا امکان ہو۔ البتہ ثمن کا موجود ہونا ضروری نہیں کیونکہ بیع میں مقصود اصلی ثمن نہیں بلکہ مبیع ہے جبکہ ثمن مقصود کے حصول کا ذریعہ ہے۔[23] کرپٹو کرنسی بہر حال موجود ہی ہوتی ہے، جبکہ اس کا معدوم ہونے سے مراد ابھی مائننگ کے مراحل سے گزرنے سے پہلے ہوتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی مائننگ کے بعد ہی ہوتی ہے نا کہ پہلے۔

5۔ مقدور التسلیم ہونا:

کرپٹو کرنسیاں ایک دوسرکے اکاؤنٹ میں منتقل کی جاسکتی ہیں اور انہیں انٹرنیٹ کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے، لہٰذا ان میں یہ شرط بھی پائی جاتی ہے۔ ثمن و مبیع کا مقدور التسلیم ہونا ضروری ہے یعنی ایسی حالت میں ہو کہ بائع مبیع کو مشتری کے اور مشتری ثمن کو بائع کے سپرد کرنے کے قابل ہو۔[24]

6۔ بائع کے قبضہ میں ہونا (یہ شرط صرف مبیع کے لئے خاص ہے):

مبیع کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مبیع بوقت بیع بائع کے قبضہ میں ہو۔ کرپٹو کرنسی جب کسی شخص کے اکاؤنٹ (ویلیٹ) میں موجود ہوتی ہے تو وہ اسی کے قبضہ میں ہوتی ہے کیونکہ اسے اس پر مالکانہ تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے۔ چاہے تو اسے خرچ کرے، چاہے تو اسے کسی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کردے، کسی کو بیچے یا ہبہ کردے۔ جیسا کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا کی مجلس شرعی نے اپنے 24ویں فقہی سیمینار میں ایک اجتہادی فیصلہ کیا ہے:

"بینک اکاؤنٹ میں رقم کی موجودگی قبضہ حکمی تصور کی جائے گی۔"[25]

لہٰذا کرپٹو کرنسی میں مبیع کی یہ شرط بھی پائی گئی ہے، پس کرپٹو کرنسی نہ صرف ثمن بن سکتی ہے بلکہ مبیع بھی بن سکتی ہے اور کرپٹو کرنسی ثمن اصطلاحی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔

ورچوئل کرنسیاں بجلی کی طرح اپنی الگ وجود رکھتی ہیں، انہیں محفوظ کیا جاسکتا ہے اور منتقل کیا جاسکتا ہے۔ لوگ انہیں مال سمجھتے ہیں لہٰذا یہ مالیت رکھتی ہیں اور شرعاً ان کے انتفاع سے کوئی مانع بھی موجود نہیں ہے۔ ان کی جنس، صفت اور مقدار کا معلوم ہونا بھی ممکن ہے اور یہ اپنے اصلی مالک کے مکمل اختیار اور قبضے میں ہوتی ہیں۔ یہ ان تمام شرائط کو پورا کرتی ہیں جو بیع میں مبیع یا ثمن میں پائی جانی ضروری ہیں لہٰذا جب تک ان کا تعامل ہو تو یہ ثمن بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور جب تعامل یا عرف موجود نہ ہو تو نہیں مبیع بھی بنایا جاسکتا ہے۔ ورچوئل کرنسیاں عموماً مائنگ کے عمل سے وجود میں آتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ مائنر در حقیقت ہونے والی ٹرانزیکشن کی تصدیق کرتا ہے کہ ٹرانزیکشن ہر لحاظ سے درست ہے۔ اس تصدیق کے عوض اسے کچھ کرنسی ملتی ہے۔ شرعاً اس کی تخریج "جعالہ" پر کی جاسکتی ہے جو فقہائے مالکیہ، حنابلہ اور شوافع کے نزدیک جائز ہے۔[26]

کرنسیوں میں بیع قبل القبض کی صورتیں

1۔ قبل القبض روایتی کرنسی کا تبادلہ

ایک ہی ملک کے کرنسی نوٹوں کے درمیان تبادلہ کرتے وقت اگرچہ کمی اور زیادتی جائز تو نہیں ہے لیکن یہ صرف بھی نہیں ہے، کیونکہ کرنسی نوٹ ثمن خلقی نہیں ہیں، بلکہ یہ ثمن عرفی یا ثمن اصطلاحی ہیں اور بیع صرف کے احکام صرف اور صرف ثمن خلقی میں جاری ہوتے ہیں۔ اسی لئے اسی مجلس میں دونوں اطراف سے قبضہ شرط نہیں ہے البتہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ کے نزدیک کم از کم ایک طرف سے قبضہ پایا جانا ضروری ہے۔ اس کے بغیر معاملہ درست نہیں ہو گا البتہ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اثمان متعین کرنے سے متعین ہو جاتے ہیں، ان کے متعین کرنے کے لئے قبضہ کی ضرورت نہیں ہے۔[27]

قبل القبض دستاویزات کی بیع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس دستاویزات کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ زین، عمیر سے کچھ مال خریدے اور قیمت کی جگہ پر کوئی دستاویز فراہم کر دے کہ میں نے اتنے مال کے عوض تم کو اتنی رقم ادا کرنی ہے۔ عمیر اس رقم پر قبضہ کرنے سے پہلے وہ دستاویز کسی تیسرے فرد کو فروخت کر دے، تو کیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟ فقہائے احناف میں سے امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی سے قرض وصول کرنا ہو تو وہ قرض کی رقم پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت نہیں کر سکتا، کیونکہ قرض کی دستاویز غرر ہے معلوم نہیں ہے کہ وصول ہو یا نہ ہو۔[28]

2۔ قبل القبض ورچوئل کرنسی کا تبادلہ

کریپٹو کرنسی میں ظاہر ہے قبضہ حسی کی صورتیں تو پائی نہیں جاسکتیں کیونکہ کہ یہ بذات خود ایک غیر حسی کرنسی ہے بلکہ کریپٹو کرنسی میں قبضہ حکمی یا قبضہ عرفی کی صورت کا متحقق ہونا ممکن ہے۔ چونکہ کریپٹو کرنسی کے حصول کے لئے ایک ڈیجیٹل وائلیٹ اکاؤنٹ درکار ہوتا ہے، لہٰذا وائلیٹ اکاؤنٹ میں ہی اس کا منتقل ہونا ہی قبضہ حکمی ہے۔ البتہ اس کرنسی کی نوعیت کے اعتبار سے اسے قبضہ حقیقی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ بذات خود اس کرنسی کا حقیقی یا حسی وجود تو ہے ہی نہیں بلکہ یہی اس کا اصلی وجود ہے۔ اس کرنسی میں بیع قبل القبض کی صورتوں کا پایا جانا تو شاذ و نادر ہی ممکن ہے، البتہ اس کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:

1. ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی بروکر کریپٹو کرنسی کی خرید و فروخت کا کسی سے معاملہ کرے اور اس سے چند سکوں کا سودا طے کرے۔ جس کی قیمت خریدار سے وصول کر لے اور اس کریپٹو کرنسی کے سکوں کی ضمانت کے طور پر کوئی ٹوکن (ICO) یا ضمانتی لیٹر جاری کر دے۔ اور وہ گاہک آگے اسی ٹوکن یا ضمانتی لیٹر کو فروخت کر دے، اس طرح یہ کرنسی خریدار کے قبضہ میں آنے سے پہلے ہی فروخت ہو جائے گی۔

نیز ٹوکن کی صورت میں بیع باطل و فاسد کی صورتیں پائی جاتی ہیں یعنی کرنسی ابھی وجود میں نہیں آئی جبکہ اس کی فروخت پہلے کردی گئی، لہٰذا یہ غرر کی صورت بھی بنتی ہے کہ معدوم چیز کی بیع ہوئی۔ نیز مبیع کا حوالے کرنا ابھی تک ایک غیر یقینی صورت ہے۔

2. دوسری صورت فاریکس ٹریڈنگ والی ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں عموماً ٹریڈرز چند منٹوں میں ہی مختلف روایتی اور کرپٹو کرنسیوں کا لین دین کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ فاریکس پلیٹ فارم پر قائم کردہ اکاؤنٹ کے ذریعے ہی تجارت کرتے ہیں جس میں عموماً ان کا اکاؤنٹ امریکی ڈالرز میں ہی بنایا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ جو بھی کرپٹو کرنسی خریدتے ہیں وہ ان کے وائلیٹ اکاؤنٹ میں منتقلی نہیں ہوتی جو صرف کرپٹو کرنسی کے لئے خاص ہوتا ہے، بلکہ وہ ان کے وائلیٹ اکاؤنٹ میں آئے بغیر ہی آگے فروخت ہو جاتی ہے۔ اس سے ایک یہ شبہ بھی جنم لیتا ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں ہونے والی کرپٹو کرنسی کی تجارت کے پیچھے کوئی کرپٹو کرنسی موجود نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے صرف ایک اچنبھا ہی ہوتا ہے۔ جبکہ درحقیقت یہ غرر و قمار کی تجارت ہوتی ہے۔ و اللہ اعلم بالصّواب۔

نوٹ: کرپٹو کرنسی میں قبضہ اور بیع قبل القبض کی صورتوں کا تعلق فاریکس ٹریڈنگ میں کرنسی کی خرید و فروخت سے متعلقہ قبضہ اور بیع قبل القبض کی صورتوں سے ہے۔ ان صورتوں کا ذکر فاریکس ٹریڈنگ کے بیان میں کافی تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا تکرار مواد اور مقالہ کو طوالت سے بچانے کی غرض سے ان صورتوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ نیز ابھی اس پر علماء کی تحقیقات جاری ہیں، لہٰذا اس کے جواز و عدم جواز پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

خلاصہ بحث

انٹرنیٹ کے ذریعے کی جانے والی کرنسیوں کی خرید فروخت میں فاریکس ٹریڈنگ اور کرپٹو کرنسی کی صورتیں وغیرہ شامل ہیں۔ فاریکس ٹریڈنگ کے متعلق معاصر علمائے کرام کی آراء مختلف ہیں، جن کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ فاریکس ٹریڈنگ میں قیود و شرائط کے ساتھ جواز کی صورتیں موجود ہیں۔ اسی طرح کرپٹو کرنسیوں کی شرعی حیثیت بھی شرعی حدود و قیود کے ساتھ مشروط ہے۔

نتائج تحقیق

جس طرح ماضی میں شرعی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کاغذی کرنسی کو جائز قرار دیا گیا۔ بعینہ اسی طرح معاصر علمائے کرام اور محققین کی جانب سے کرپٹو کرنسی پر تحقیقی کام جاری ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان صورتوں سے متعلق معاصر علماء کی مختلف آراء ہیں جن کے باعث لچک اور گنجائش موجود ہے۔ البتہ قانون سازی اور سرکاری سرپرستی سے بہتری لائی جاسکتی ہے۔

سفارشات

پاکستان میں کرنسی کی آن لائن خرید و فروخت کے قانونی نفاذ اور اس سے ملحق خدشات سے بچنے کے لئے اس تحقیق کے توسط سے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1۔ ای کامرس سمیت آن لائن تجارت کی جدید صورتوں پر قانون سازی کا عمل جلد سے جلد مکمل کر کے اس کو نافذ العمل کیا جائے۔

2۔ آن لائن تجارت کے عمل کو آسان ترین اور ہر عام و خاص شخص کی رسائی کے قابل بنایا جائے۔

3۔ آن لائن تجارت سے متعلق آگہی پروگراموں کا اجراء کروایا جائے۔

4۔ آن لان تجارت اور الیکٹرونک مصنوعات پر زیادہ سے زیادہ تحقیقات کروائی جائیں، اور اس پر تحقیق کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

5۔ سفارتی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے عالمی اداروں سے کریپٹو کرنسی سمیت دیگر غیر محفوظ تجارتی سرگرمیوں کو محفوظ بنانے کے لئے عالمی قوانین کے اجراء کی درخواست کی جائے۔

حواشی وحوالہ جات

1. https: //www.forextime.com/ur/education/forex-trading-for-beginners Accessed on 24-12-2019

2۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد43، شمارہ1، خصوصی شمارہ جنوری2019ء، ص: 45، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور (انڈیا)، 2019ء۔

3۔ ایضاً

4۔المرغینانی، برهان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی (م: 593ھ)، ہدایہ 3: 58، مجلس البرکات، مبارک پور، انڈیا، س۔ن

5۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد43، شمارہ1، خصوصی شمارہ جنوری2019ء، ص: 37

6۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد43، شمارہ1، خصوصی شمارہ جنوری2019ء، ص: 36

7۔ اعظمی، مفتی محمد امجد علی (م: 1367ھ)، بہار شریعت 2: 697، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2010ء۔

8۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، رد المحتار علی الدر المختار 5: 58، دار الفکر، بیروت، 1412ھ)

9۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد43، شمارہ1، خصوصی شمارہ جنوری2019ء، ص: 39

10۔ اعظمی، مفتی محمد امجد علی (م: 1367ھ) بہار شریعت 2: 983، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2010ء۔

11۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد43، شمارہ1، شمارہ جنوری2019ء، ص: 41

12. Virtual Currencies and Beyond: Initial Considerations, Page 7, International Monetary Fund (IMF) Staff Disscussion, 2016 (Web Edition)

https://www.imf.org/external/pubs/ft/sdn/2016/sdn1603.pdf Accessed on 23-01-2020

13. Virtual Currency Schemes, Page 13, European Central Bank 2015 AD (Web Edition)

https://www.ecb.europa.eu/pub/pdf/other/virtualcurrencyschemesen.pdf Accessed on 23-01-2020

14۔ پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت، ص: 20، مقالہ برائے تخصص فی الفقہ المعاملات المالیہ جامعۃ الرشید کراچی، 2018م۔ (ویب ایڈیشن)

https://archive.org/download/BESTUBOOKSVCSH/VIRTUAL_CURRENCY_KI_SHARI_HAISIYAT.pdf Accessed on 23-01-2020

15۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، رد المحتار علی الدر المختار، 7: 8، دار الفکر، بیروت، الثانیۃ، 1412ھ-1992م۔

16۔ الزرکشی، ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر (م: 794ھ)، المنثور فی القواعد الفقہیۃ، 3: 222، وزارۃ الاوقاف الکویتیۃ، 1405ھ۔

17۔ البہوتی، منصور بن یونس بن إدریس (م: 1051ھ)، شرح منتہی الارادات، 2: 7، عالم الکتب، 1414ھ۔

18۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، 9: 14،

19۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5: 146، دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ-1986م۔

20۔ پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت، ص: 238

21۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5: 146

22۔ پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت، ص: 238

23۔ الشامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (م: 1252ھ)، رد المحتار علی الدر المختار، 4: 501

24۔ الکاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد بن الحنفی (م: 587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5: 147

25۔ ماہنامہ اشرفیہ، جلد 41 شمارہ12، ص: 46، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، یوپی، انڈیا، خصوصی شمارہ دسمبر2017ء۔

26۔ پراچہ، محمد اویس، ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت، ص: 289

27۔ سعیدی، علامہ غلام رسول (م: 2016ھ)، شرح صحیح مسلم، 4: 362، فرید بکسٹال لاہور، 2003ھ۔

28۔ الشیبانی، ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن (م: 189ھ) الموطا للامام محمد، 1: 353، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، 2010ھ